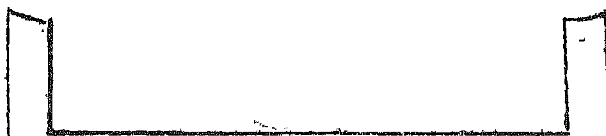
حرز معظم

الحمد للہ کہ یہ رسالہ متبرکہ مسمی بہ حرز معظم کہ سنہ ۱۲۳۵ ہجری میں زبان

فارسی تصنیف ہوا اور یہی نام اوسکی تاریخ ہے اب حضرت مصنف قدوۃ
العارفین نخبۃ الکاملین سیف اللہ المسلول مرشدنا و ہادینا جناب مولانا
فضل الرسول صاحب مد ظلہ العالی کی توجہ سے ہندی زبان میں بزیادت بعض
افادات مرتب ہو کر مطبع محبوبی دہلی میں باہتمام سید محبوب علی

شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۹۱ ہجری علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں چھاپا گیا



بسم اللہ الرحمن الرحیم وصلی اللہ تعالیٰ
علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحابہ اجمعین

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی شفیع المذنبین بالیقین سید الانبیاء والمرسلین
ابو القاسم محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بعد حمد وصلوۃ کی جاننا چاہئیے کہ انبیا اور اولیا
علیہم الصلوۃ والسلام کی تبرکات اور آثار اور نشانون کی تعظیم و تکریم اور دین و دنیا
کی حاجتون میں انسے توسل کرنا اور ادب و تعظیم سے انکے پاس رہنا اور زیارت کرنا واسطے
حصول مرادات اور دفع بلیات کا اور قبرون سے تبرک لیجانا انکو ذریعہ شفاعت آخرت کا
اعتقاد کرنا اور پانی وغیرہ تبرکات سے متعلق چیزون کو تبرک و شفا سمجھنا اور اس پانی
وغیرہ کو تبرک جاننا اور انکی زیارت کیوقت درود پڑھنا اور انکی ادب سے بلا کا
نازل ہونا اور ان حضرت و آثار صحابہ و تابعین و تبع تابعین رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین سے بخوبی

ثابت ہے خواہ وہ تبرکات اصلی ہون یعنی تبرک ہے اور نکا اسم اصلی
سے ہو کسی تبرک کے مثال ہین خواہ وہ تبرکات مثالی ہون اور تبرکات
اصلی بھی عام ہین خواہ ایسے کہ ثابت ہون خواہ مشہور منسوب یا متصل ہون اور
تبرکات مثالی بھی عام ہین کہ صناعی ہون یعنی کوئی چیز بنائی ہو اصلی اور نقشہ لے
اور مثال اوسکے نقشے کی اوسی ایسا سمجھا خواہ غیر صناعی ہون یعنی کسی چیز کو
کسی شے ثابت ہو نا کہ موصوف یا صفت یا لفظ مین یا کسی طرح کی نسبت
وعلاقہ ہو تعظیم سے یا اونکی تبرکات سے اور فعل تعظیم بھی عام ہے خواہ کیفیت
وادس کی کیفیت بیان کی گئی ہے یا کسی مرد صالح نے اپنی عقل سے ٹھہرایا
ہو مگر وہ کل ممنوعات شرعیہ سے نہو ان سب باتون کا بیان تین فصل مین لکھا
جاتا ہے **فصل پہلی** تبرکات اصلیہ کے بیان مین اللہ تعالی طالوت کے
قصہ مین فرماتا ہے یاتیکم التابوت فیہ سکینۃ من ربکم وبقیۃ مما ترک آل موسی
وآل ہارون تحملہ الملئکۃ یعنے طالوت لاویگا تمکو صندوق کہ اوسمین سکینہ ہے
تمہارے رب سے اور بقیہ اوس کا جو چھوڑا آل موسی وآل ہارون نبیون نے اور اوٹھا

وغیرہ مفسرین نے لکہا ہی کہ تابوت ایک صندوق تہا لکڑی کا تین گز لمبا اور
دو گز چوڑا حضرت آدم پر اللہ تعالی نی نازل کیا اوسمین تصویرین تہین سب انبیا
بنی آدم کی بعد وفات حضرت آدم کی حضرت شیث کو پہنچا اور رفتہ رفتہ
حضرت اسمعیل پہر حضرت یعقوب پہر حضرت موسی کو ملا حضرت موسی اوسمین
توریت اور اپنا اسباب رکہتی تہی اونکی بعد انبیا بنی اسرائیل مین رہتا
رہا اور بقیہ مما ترک آل موسی وآل ہارون کی بیان مین لکہا ہی کہ اوسمین
ٹکڑی تہی الواح کی اور حضرت موسی کا عصا اور جوتیان اور حضرت
ہارون کا عمامہ اور عصا اور تہوڑا سا من جو بنی اسرائیل پر اترا تہا اور وہ
تابوت بنی اسرائیل کی پاس تہا لڑائی مین اوسی آگی کرکر لڑتی فرشتی اوسے
اوٹہا لیتی بنی اسرائیل اوسکی سبب سے فتحیاب ہوتی جب فساد و عصیان
کرنی لگی اللہ تعالی نی اونپر عمالقہ کو مسلط کیا کہ تابوت اونسے چہین لے گئی
جب تابوت سے بے ادبی کرنی لگی اللہ تعالی نی اونپر طرح طرح کی بلائین مسلط
کین انہون نے بیلون پر رکہکر روانہ کر دیا فرشتون نے بنی اسرائیل مین پہنچا دیا

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی حضرت مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب تفسیر میں لکھتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام کی کہڑے ہونیکی
جگہ کو کہ ایک پتہر معین ہے اور اس پتہر پر کہڑے ہو کر حضرت ابراہیم
نے حج کی اذان دی تہی اور اس پتہر میں انکے قدم شریف کا نقش
ہوگیا ہے نماز گاہ بناؤ کہ طواف کے بعد دوگانہ نفل کا اس پتہر
کے پیچہے مقرر ہے کہ حضرت ابراہیم کی امت قیامت تک جاری
رہے اس پتہر کے پاس کہڑے ہونا اور عبادت کرنا گویا حضرت
ابراہیم کے پاس حاضر ہونا اور انکے آگے عبادت بجا لانا ہے اللہ تعالیٰ
نے فرمایا ہے ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ حضرت مولانا شاہ عبد
العزیز صاحب نے تفسیر میں لکہا کہ صفا و مروت کا شعائر اللہ ہونا صرف
حضرت اسمعیل کی ماں کی برکت سے حاصل ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عنایت خاصہ انکے
حق میں انہیں دو پہاڑوں کے بیچ میں ظاہر ہوئی اور حل مشکل کیا یہ شعائر اللہ
ہونا انکا بسبب جوہر ذاتی کے ہوگیا اور قولہ [illegible] جاکے

تفسیر میں لکہا ہی کہ بعضی مکانوں میں اللہ تعالی کی رحمت اوترتی ہی یا بعضے
خاندان قدیم اہل صلاح وتقوی کی خاصیت پیدا کرتی ہیں کہ اونمیں
توبہ کرنا اور عبادت بجا لانا سبب جلدی قبول اور نیک ثمرہ نکلنا
ہوتا ہی اسی سی ہی کہ ابن مردویہ نی ابو سعید خدری رض سے
روایت کی کہ ہم ایک رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ جہاد یا سفر
میں جاتی تہی اخر شب ایک پہاڑ کی گہٹی پر گذری کہ اوسکو ذات الحنظل کہتے
ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ یہہ بہی مثال اوس دروازی کی ہی کہ اللہ تعالی نے
بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ دروازہ میں سجدہ کرتی ہوئی داخل ہو اور
حطہ کہو اللہ تمہاری خطائیں بخشدیگا اور سورہ قدر کی تفسیر میں لکہا ہی کہ
اس سورہ کی مضمون سے معلوم ہوتا ہی کہ عبادات وطاعات کو بسبب
اوقات نیک اور مکانات متبرکہ اور حضور واجتماع صالحین کی ثواب
وبرکات کی باعث ہوتی ہیں بڑی زیادتی ہوتی ہی صحیح بخاری میں ہے
کہ ام سلمہ رض کی پاس موئی مبارک تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا

لوگون کو جب کچہہ مرض مین آتا اونکی پاس بہیجتی تہی پیالہ پانیکا واسطی
تبرک کرنیکے صحیح مسلم مین ہی ابن مالک نی کہا کہ میری بینائی
مین نقصان ایا سبے انحضرت کو بلا بہیجا کہ میری گہر مین اکر نشان
کر دیجی تا نماز پڑہا کرون جگہہ کو مسجد بنا دون انحضرت تشریف
لائی اور نماز پڑہی امام نووی نی شرح مین لکہا کہ اس جگہہ نماز پڑہا
کر دن ایکی اثار سی تبرک سمجہہ کر اس حدیث مین طرح طرح کی علم مین ان ثابت
اونمین ہی گذری اونمین سی ہی صالحین کی اثار سی تبرک کرنا فسانحی
مین ہی کہ طلق بن علی انحضرت کی وضو کا بچا پانی مانگ کر لیگئی اپنی
ملک کو ملا علی قاری نی مشکاۃ کی شرح مین لکہا ہی کہ اس حدیث
مین ہی تبرک کرنا الیکے بقیہ وضو سی اور تہکو لیجانا اب زمزم
کیطرح اور انحضرت کی وارثون یعنی علما صلحا کا بقیہ وضو ہی ایسا ہی
ہی صحیح بخاری مین ہی کہ اسما بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا جبہ حضور پر گذرتی
نہین کہتی ہین صلی اللہ علیہ وسلم مسند امام احمد مین ہی کہ انس رضی اللہ عنہ نی نکالا

ایضیہ قدم رسول اللہ صلعم کا ایک جماعت کے واسطے اوسکی پانی کو پیا اور سر و

اور مونہہ کو لگایا اور درود پڑہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر صحیح بخاری مین ہی کہ

اسماء بنت ابی بکر رض نی نکالا ایک جبہ اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسکو پہنتی تہی ہم اسکو غسل دیتی ہین بیمارونکی واسطی اور اس سے شفا لیتی ہین

بیہقی و حاکم وغیرہ نی روایت کیا کہ خالد بن ولید کی ٹوپی یرموک کے

لڑائی مین گم ہوئی تلاش کرکر پائی اور کہا کہ عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نی اور حجامت بنوائی لوگون نے دوڑ دوڑ کر جوانب کی بال لی لئی مینی

پیشانی کیطرف کے لئی اور انکا اس ٹوپی مین رکہا کسی لڑائی مین نہین ہوا

اور یہہ ٹوپی میری پاس ہوتی مگر میری فتح ہوئی صحیح بخاری و صحیح مسلم

وغیرہ مین ہی انس رض سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی یوم نحر

حجامت بنوائی حکم فرمایا بالونکی تقسیم کا ابن ماجہ نی عثمان رض سے روایت

کیا کہ جب سے مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی بیعت کی اسپنے

دستیہ داہنہ سی شرمگاہ کو نہین چہوا شفاء قاضی عیاض مین لکہا ہے

لکہا ہی کہ آنحضرت صلعم کی تعظیم سی یہی تعظیم کرنا انکی سب اسباب متبرکہ اور انکی اور
ساتہہ کا اور اوسکا کہ چہوا رسول اللہ نی یا مشہور ہوا آپکی ساتہہ ابو محذورہ
رضہ کی سر پر آگی کیطرف بالونکا چونٹلا تہا جو کہ جب کہول دیتی زمین تک
پہنچتا اوسی کہا گیا کہ منڈاتی نہین ہو کہا کہ مین نہین منڈا سکتا کہ اوسکو
رسول اللہ صلعم نی اپنی ہاتہہ سی چہوا تہی خالد ابن ولید کی ٹوپی مین بال تہی
رسول اللہ صلعم کی ایک لڑائی مین ٹوپی گر پڑی تہا خالد رضہ نی سخت حملہ کیا کہ بہت
آدمی اوسمین مارے گئی اصحاب نے اس حرکت پر انکار کیا خالد نی کہا کہ ٹوپی کے
واسطی مینی یہ نہین کیا بلکہ اسواسطی کہ اوسمین بال تہی رسول اللہ صلعم کی کہ اونکی
برکت میری پاس سی جاتی رہتی اور وہ مشرکونکی ہاتہہ مین پڑتی ابن عمر رضہ نی اپنا ہاتہہ
رکہا رسول اللہ صلعم کی بیٹہنی کی جگہہ پر منبر سی اور پہر اوس ہاتہہ کو رکہا اپنی منہہ
پر جہجاہ غفاری نی حضرت عثمان رضہ کی ہاتہہ سی رسول اللہ صلعم کا عصا چہین کر
گہٹنی سی لگایا توڑنیکی واسطی لوگ چلاتی اونکی گہٹنی پر زخم ہوئی کہ کٹ کر
گر پڑی اور اوسی برس مر گیا رسول اللہ صلعم جب وضو کرتی تہی تو صحابہ دوڑ
کر پانی لیتی تہی اور ایسا ہوتا تہا کہ کٹ مرینگی رسول اللہ صلعم جب تہوکتی اور
ناک صاف کرتی اپنی ہاتہون پر لیتی اور منہہ پر ملتی تہی اور جب کوئی بال گرتا تو
ہاتہون ہاتہہ لیجاتی تہی امام مالک ... مدینہ منورہ مین جانور پر سوار نہوتی اور کہتی
تہی کہ شرم آتی ہی اللہ تعالی سی کہ رسول اللہ صلعم جس زمین پر پہرتی مین اوس

جانوروں کی گہر وں سے رد ہوں اور یہی شفا ہوتی ہے کہ حنظلہ کے سر پر آنحضرت صلعم
نے ہاتہ رکہا اور برکت کے واسطے جس آدمی کے پاؤں یا بکری کے ورم ہو جاتا رسول اللہ
صلعم کی ہاتہ لگنے کی جگہ پر رکہتے ورم جاتا رہتا صحیح بخاری میں ہے کہ طارق نے
کہا میں حج کو گیا ایک قوم نماز پڑھتی دیکہا پوچہا یہ کیا مسجد ہے قوم نے کہا یہ شجرہ
ہے جسکے نیچے بیعت الرضوان ہوئی تہی میں نے سعید بن مسیب سے ذکر کیا انہوں نے کہا مجہسے
میرے باپ نے کہ شجرہ کے نیچے بیعت کرنیوالوں سے تہے کہا کہ جب اگلے برس ہم وہاں گئے
وہ شجرہ ہم سے بہلا دیا گیا اور ہمکو نہ ملا دوسری روایت میں ہے کہ ہم پر اندہا کر دیا
سعید بن مسیب نے یہ حدیث نقل کر کے کہا کہ اصحاب رسول نے اوسے نہ پایا اور تم نے
جان لیا سو تم اونسے زیادہ علم رکہتے ہو اور صحیح بخاری میں لکہا ہے باب رسول اللہ صلعم کی زرہ اور
عصا اور تلوار اور پیالے اور انگوٹہی اور بال اور جوتیاں اور برتنوں کی ذکر میں اور جس
سے کہ تبرک کیا اصحاب وغیرہ نے بعد وفات آنحضرت صلعم کی تاریخ مدینہ میں علامہ سمہودی
نے لکہا ہے کہ مسجد ظفر میں ایک پتہر ہے رسول اللہ صلعم بیٹہے تہے زیاد بن عبد اللہ نے
حکم کیا اوسکی اوکہاڑنیکا مسجد ظفر کی [illegible] لوگوں نے اوسے کہا کہ رسول اللہ صلعم اوس پر
بیٹہے ہیں اوسکو چہوڑ دو پہر محمد بن [illegible] نے کہا کہ [illegible]
او [illegible] حافظ ابو [illegible] [illegible] کو [illegible]
عورتوں [illegible] کہ [illegible] مسعود [illegible]
[illegible] اور [illegible] قصد کر کے [illegible] وغیرہ [illegible]

لکھا ہے اقتضاب میں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مرنے کے وقت وصیت کی کہ میرے پاس رسول اللہ
صلعم کا قمیص اور موے مبارک اور ناخن شریف کے تراشے اسی دن کے واسطے رکھ چھوڑے
تھے جب مر جاؤں تب قمیص کو میرے کفن کے بیچ میں جلد سے ملانا اور موے مبارک
اور ناخن شریف میرے منہ اور آنکھوں میں رکھنا اگر کوئی چیز نفع کرے تو یہ ہو
وانا اللہ غفور الرحیم یہ مرقاۃ میں بھی یہ مذکور ہے سبیل الہدی والرشاد میں ہے
کہ رسول اللہ صلعم نے عبد اللہ ابن انیس رضی اللہ عنہ کو اپنی عصا کا ٹکڑا عنایت کیا اور فرمایا
کہ اسے اپنے ساتھ رکھ کہ تیا ہو میرے اور تیرے درمیان میں قیامت کے دن نشانی ہو
گا ان کو اس نے پس پھر جب دفن کیے گئے عبد اللہ بن انیس وہ ٹکڑا عصا کا ان کے
ساتھ کپڑوں کے بیچ رکھ دیا گیا اور اسی کتاب میں ہے کہ مدینہ منورہ کے ناموں میں شفا
سے شافیہ ہے حدیث میں آیا ہے کہ مٹی اس کی شفا ہے ہر درد سے اور روایت کے
غبار کے حق میں بھی حدیث صحیح آئی ہے اور ابن سعد نے ذکر کیا کہ مدینہ منورہ کے
ناموں کا اپنے پاس رکھنا شفا ہے تپ والے کے واسطے اور اسی کتاب میں ہے کہ جس
مکانوں میں آنحضرت صلعم نے دعا مانگی وہاں دعا [illegible] اور جو مدینہ کی زمین
کہ [illegible] وہ [illegible] نے اور قید کر کے اور
کہ گرد [illegible] لا بیٹھے جو مدینہ کی زمین کو [illegible] کہ ابھی نہیں [illegible] رسول اللہ صلعم
اور مدفون ہوئے طبقات سبکی میں ہے کہ حاکم صاحب مستدرک نے کہا کہ شیخ
الاسلام [illegible] کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ اپنی انگوٹھی اتار کر رسول اللہ صلعم

اور فاطمہ کی انگلی مین پہنائی تہی جو بیٹی تہی کہ انکو تبرکاً میری ساتہہ دفن کردیجیو سکی تہی کہا کہ
اسمین یہ ہی اوس چیز کا کہ کپڑا جاتا ہی دفن کرنا بیچ آدمی کی ساتہہ اور اوس چیز کو کہ
تبرک سمجہا ہو آدمی یا اوس چیز مین کفن کرنا صحیح بخاری مین ہی کہ لایا ایک عورت نی آنحضرت
صلعم کی پاس چادر نذر کی اپنی اور پہنی ایک شخص نی مانگ لی اپنی واسطی تو لوگون نی
برا کہا اوسکو اور کہا کہ تو نی اپنا کیا آنحضرت صلعم کو حاجت تہی اور تو جانتا ہی کہ آنحضرت صلعم سوال رد نہین
کرتی پہر تو نی سوال کیا اوس شخص نی کہا واسطی اسکی پہننی کی واسطی نہین مانگی اسو واسطی
مانگی ہی کہ یہ کفن میرا ہو پس سہل رضی نی جو راوی حدیث کی ہین کہا کہ اوسکا کفن ہوا تبرکات
مین سی کہ جب حضرت مرتضی علی کی والدہ مرین آنحضرت صلعم نی اپنا قمیص اونکو پہنایا اور
اونکی قبر مین لیٹی لوگون نی کہا کہ ایسا کسی کی ساتہہ نہین کیا آپ نی فرمایا کہ بعد ابو طالب کی اوسی
زیادہ کسی نی میری ساتہہ نیکی نہین کی تہی اپنا قمیص اسو واسطی پہنایا کہ انکو جنت کا
حلہ ملی اور قبر مین اسو واسطی لیٹا کہ اونپر آسانی ہو قبر کی ... ... کی
کہا ... ... سندہی نی منسک متوسط مین اور ملا علی قاری نی اوسکی شرح مین لکہا
کہ مستحب ہی زیارت کرنا مسجدون اور کنوئون اور ... کہ منسوب ہین آنحضرت صلعم کی طرف
... ... جو معلوم ہو یا اونکی جہت اور مطلق مستحب ہونیکی تصریح کی ہی ایک
جماعت علما سلف نی اور ایک طایفہ نی نافع ... مالک ... سی اور حضرت ابن عمر
... ... نماز پڑہنی اور ... اور گذرنی مین اوس جگہہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
... نماز پڑہی ہی اور گذری ہین ... ...

نقل کیا کہ برابر ہی کہ صحیح سمجھے ہو نقل اونکی ثبوت مین یا معروف ہو لوگون مین بطور
شہرت کی بغیر ثبوت کی اخبار و آثار مین انفاس رحیمیہ نام مکتوبات شاہ عبد الرحیم مین صاحب
لکھا ہی کہ اونہون نے شیخ فیض اللہ کو لکھا ہی بہائی اللہ کا فیض ناگاہ پہنچتا ہی ہر دل آگاہ
پر پہنچتا ہی دل آگاہ وہ ہی کہ ادب بجالانی والا ہو ادب تین قسم ہی ادب خدا کا ادب
رسول خدا کا اور ادب خلق خدا کا جو ادب کو نگاہ رکہی گا مردونکی مقام کو پہنچیگا امام
مالک مدینہ کی کوچون مین سوار نہوتی کہ حشم محبوب رب العالمین سید المرسلین پیادہ گئی ہین اوس
جگہہ سوار ہونا بی ادبی ہی اور جس جگہہ پر ایسی عمارت دیکھتی تہی با ادب تمام اوسی بوسہ دیتی تہی
اس امید پر کہ شاید آنحضرت صلعم کا ہاتہہ اوسپر پہنچا ہو شاہ ولی اللہ صاحب انتباہ مین امیر
سید علی ہمدانی کی حال مین اونکی شیوہ اوٹھنی کی ہین لکھتی ہین کہ حضرت آدم علیہ السلام کی قدم کے
زیارت کیواسطی سرندیپ گئی تہی اور انفاس العارفین مین لکھتی ہین کہ رسول اللہ صلعم نی اونکی
والد کو دو موئی مبارک عنایت کئی اونکی خواص سی ہی کہ باہم لپٹی رہتی ہین جب درود پڑہا جاتا
ہر ایک جدا کھڑا ہو جاتا ہے اور ایک مرتبہ تین منکرون نے امتحان چاہا مین اس بی ادبی سی راضی
ہوا جب جہگڑا بڑہ گیا وہ منکر بالونکو دہوپ مین لیگئی اوسی وقت بادل کا ٹکڑا ظاہر ہوا حالانکہ
آفتاب نہایت گرم تہا اور بادل کا موسم نہین ایک نے توبہ کی دوسری نی کہا کہ قضیہ اتفاقیہ ہے
دوسری بار لیگئی پہر بادل آگیا دوسری نی توبہ کی تیسری نی کہا یہ بہی قضیہ اتفاقی ہے
تیسری بار لیگئی پہر بادل کا ٹکڑا آگیا تیسری نی بہی توبہ کی اور ایک بار مجمع عظیم مین
زیارت کیواسطی نکالا حضرت فضل پر کلمی رکہی اور کوشش کی نکلا دل کیطرف متوجہ ہوا

جگہہ

معلوم ہوا کہ فلانا شخص نہانے کی حاجت میں ہے اسکی شامت سے زیارت سے بے نصیب رہا حضرت نے

کی اور اسکو تجدید طہارت کا حکم کیا ناپاک آدمی مجمع سے علیحدہ ہوا اسوقت سے اسی کہیں گیا

اور زیارت سے ... شاہ ولی اللہ صاحب یہ حال اپنے والد سے نقل کرکر لکھتے ہیں کہ حضرت نے آخر

عمر میں تبرکات تقسیم کئے ایک اونمیں سے مجھکو عنایت فرمایا الحمد للہ رب العالمین اور اوسے

کتاب میں خلیفہ ابو القاسم اکبر آبادی مرشد شاہ عبد الرحیم ... کے حال میں لکھا ہے کہ حرمین میں

ایک شخص کے پاس بزرگوں کی ... حضرت غوث الثقلین کے تبرک پاس تھی اور اون ...

... اور مشہور تھا ایک رات واقعہ میں حضرت غوث اعظم کو دیکھا فرماتے ہیں یہ تبرک ابو القاسم

اکبر آبادی کو پہنچا دے اوس شخص نے خلیفہ کی ... دور سے ایک جبہ قیمتی اور ... کلاہ

کے ساتھ ملا کر دیا اور کہا کہ یہ تبرک حضرت غوث الاعظم کی ہے مجھکو حکم ہوا تھا تمہارے

دینے کا بہت خوش ہوئے لیا اور کہا کہ یہ تبرک بہت بڑا ہے اسکی شکر میں بہت کہانا

پکوایا ... فرمایا کہ کل اور اسکی جا ہو دعوت کرو صبح کو سب

... ایا فرمایا کہ جب

... تبرک مستحق کو پہنچا دو

فصل

تبرکات ... شفا قاضی عیاض وغیرہ میں لکھا ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مواہب لدنیہ اور مدارج النبوت میں لکھا ہے کہ اہلبیت کرام سے ایک بزرگ تھے نام شریف اونکا
یحییٰ تھا اور لقب شبیہ خاتم نبوت کے تھا اوسی مقام پر اونکی کیہ تھا جب وہ مکان میں تشریف لے جاتے
اور لوگ اونکو دیکھتے رسول اللہ صلعم پر درود پڑھتے اور روتے اور دعا کرتے اور اوس بزرگ کے
ہاتھ کو بوسہ دیتے شفا قاضی عیاض میں لکھا ہے کہ احمد بن فضلویہ نے کہا کہ میں نے
سنا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے کمان اپنے مبارک ہاتھ میں لی تھی اوس کمان کو کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑا
مجمع البحار میں لکھا ہے کہ علمانے مستحب کہا ہے وہ دیکھنا آثار شریف کی دیکھنے اور خوشبو
سونگھنے والا اور کرگا رسول اللہ صلعم جو خوشبو کو دوست رکھتے تھے مثل آثار شریف کے دیکھنے
والے کی ہے اپنی جیسی لباس آپ کے تعظیم کرے بہت سا درود و سلام پڑھے تہذیب
میں لکھا ہے کہ سہل بن عبد اللہ تستری نے ابو داؤد صاحب سنن کو کہا کہ اپنی زبان نکال جس سے
رسول اللہ صلعم کی حدیث شریف کہی ہے کہ میں بوسہ دوں ابو داؤد نے زبان نکالی اونہوں نے بوسہ
دیا

تیسری فصل

برکات نعال شریفہ کی بیان میں آنحضرت صلعم کی کفش مبارک
کی مثال بنانا اور اوسکا ادب و تعظیم و تکریم اور اوسکے حاجتوں میں توسل کرنا اور اوس
برکت سے حصول مرادات اور دفع بلیات صحابہ کے عہد تابعین سے اب تک ائمہ دین اور جمہور
ثقات و معتمدین میں رائج چلا آیا ہے اور خاص رسالے تصنیف میں ایسے ایسے لوگوں کے
کہ مقتدا اور مستند تمام اہل اسلام کے ہیں جیسے حافظ ابو الربیع کلاعی اور حافظ ابو عبد اللہ
ابن الابار اور ابن الحاج اور ابن عساکر اور سراج بلقینی اور محدث تلمسانی وغیرہم تلمسانی
کی دو کتابیں ہیں ایک کا نام ہے فتح المتعال اوسکی دوسرے باب میں لکھا ہے کہ مثال مطہر کا

ذکر کیا ہے امام ابو بکر بن العربی اور حافظ ابو الربیع کلاعی اور حافظ ابن الابار اور ابن
رشید فہری اور ابو عبد اللہ محمد بن جابر اور ابن مرزوق اور ابن راہو تونسی اور ابراہیم
ابن اسحاق اور ابن ابی الخصال اور مالک ابن المرحل اور زرکشی اور حافظ ابن عساکر اور بدر
فارقی اور حافظ عراقی اور سراج بلقینی اور شیخ یوسف شامی اور حافظ سخاوی اور
حافظ سیوطی اور شیخ قسطلانی وغیرہم نے اور ان اکابر کی سلسلے روایت و اجازت
کی منتہی ہوتی ہیں بہت طریقوں سے لبسند متصل مذکور ہیں ایک سند تمام مروی ہے اسمٰعیل ابن ابراہیم
پر ابراہیم خود امی ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کہ انکے پاس اصل نعل مبارک تھی
اور اسمٰعیل انکی پوتی تھی کہ وہ اسناد ہیں امام مالک اور ثوری اور عیینہ کی اور اویس
کو مثال حجری کی بنوا دی اور ابو اویس سے روایت کی ہے ابن مسلم اور ترمذی اور
نسائی وغیرہ اور ان کی توثیق کی مسلم صاحب صحیح کی استاد ابو زرعہ دمشقی نے اور
دارقطنی نے اور ابو اویس نے مثال بنوادی اپنی بیٹی اسمٰعیل کو کہ امام مالک کے بھانجے
اور شاگرد ہیں اور استاد محمد اسمٰعیل بخاری کے اسی طرح بہت سے سند ہیں نعلین کے نقشے بنانے اور
بنوانے کی جنہیں ایک کو لکھا کہ بعضہ سے ابن عربی اور ابن عساکر اور ابن مرزوق اور
فارقی اور بلقینی اور سیوطی اور سخاوی اور شامی اور ابن فہد وغیرہ کا دوسرا عقیدہ
عراقی کا عراقی فی الفیہ سیرت میں اور محمد بن علی دمشقی صاحب عقود الجمان نے
مناقب النعمان فی سبیل الہدی والرشاد میں سیرت شامی مشہور ہے اور حافظ علقمی نے
جامع صغیر فی احادیث البشیر النذیر کی شرح میں اسی طرح مع بیان کی طول ایک بالشت

دو انگشت اور عرض متصل کعبین کا سات انگشت اور بطن قدم پانچ انگشت

اور دو پرچہ انگشت اور سر نوکدار اور قبالین کے بیچ میں دو انگشت تیسرا

باب میں جن سو بیس قصیدے وغیرہ مثال مبارک کے وصف و تعریف میں متقدمین

اور معاصرین کی اور اپنی نقل کی ہیں چند شعر بطور نمونہ کی ہیں حق ابن عساکر

نے کہا ہے یا منتہی المصطفی روحی الفدا [illegible] لک الاسمی الفخر العالی

صلی علیہ الحق نے کہا ہے یا منالا لنعل خیر البرایا [illegible] مع السادات السرایا

انت رجوا السعادۃ کل دار [illegible] الا العطایا ایک یا نعل [illegible]

ہا فی فضلہ و سرایا [illegible] نعلی ساعد انک [illegible] بنعلہ نصیب سیر الی العلایا کل

[illegible] بالاصل علیا [illegible] العطایا اور کہا ہے یا نعل علی

من علی الافلاک [illegible] اور کہا ہے من لاری مثال نعل محمد

[illegible] الاشقی امام ابو الخیر جزری نے کہا ہے یا طالبا مثال

[illegible] الی النعال [illegible] من عی الحب الصحیح فانہ

ثبتت علی [illegible] نے کہا ہے و نادمہا یا نعل

عذرا فانی علی [illegible] مبارک [illegible] چوتھی باب میں

خواص منافع مثال مبارک کی نقل کئے ہیں اسے تقادمعین

کراد لیے دین کی روشنی ہی اور جو اسکو دیکھتا ہے

تعظیم و تکریم کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور کہا کہ منافع

نعال کی زیادہ بیان کی محتاج نہیں ہیں کہ جو کتابیں پر دا کرتا ہی خبر سے اور ایک جماعت
نے اسے اعلام سے لکھا اور ان میں سے بیان کیا ہی شیخ امام ابو اسحق ابن الحاج نے
ذکر کیا اور اسکی روایت کیا ابن عساکر نے [illegible] کہ خبر دی مجکو قاسم ابن محمد
نے کہا کہ حدیث کیا مجسے ابو جعفر احمد نے کہ [illegible] نعال ایک طالب کو ایک دن میرے
پاس آیا اور کہا کہ [illegible] نعل کی عجب برکت دیکھی میری بی بی کی ایسا سخت درد
ہوا کہ قریب ہلاک کے ہوگئی میں نے نعال کو درد مقام پر رکھا اور کہا کہ اے اللہ صاحب
اس نعل کی برکت مجھی دکھلادے اللہ تعالی نے اسیوقت شفا دی [illegible] ابن محمد نے
کہا کہ اسکی برکت سے تجربہ کیا گیا ہی کہ جو اسکو تبرکاً اپنے پاس رکھے اسکو امان ہے
باغیوں کی بغاوت اور دشمنوں کی غلبہ اور شیطان سرکش کی شر اور حاسد کی آنکھ سے
اور حاملہ عورت درد زہ کی شدت میں [illegible] داہنے ہاتھ میں لے اسکی مشکل آسان
ہوجاوے اللہ کی حکم سے [illegible] نے کہا ہی [illegible] کیا [illegible] شرف [illegible]
[illegible] سے اور امام [illegible] نے [illegible] نعال [illegible]
[illegible] اور [illegible] سے [illegible] اور [illegible] جب فائدہ
میں [illegible] نبی صلعم کی برکت سے اور [illegible] لکھا ہی کہ جب
حاجت میں اس سے توسل کیا گیا وہ حاجت بر آئی اور جس تنگی میں اس سے توسل
کیا وہ آسان ہوگئی شیخ ابن [illegible] نے کہا کہ انکی [illegible] درد کی [illegible]
[illegible] نعال [illegible] کی جگہ پر رکھ کر توسل کیا درد جاتا رہا

اور اسی دن اچھی ہو گئی ایک شخص نے لکھا کہ میں جہاز پر سوار ہوا تھا طوفان سخت آیا
جہاز پر صدمہ آگیا اہل تجربہ نجات سے مایوس ہو گئے مثال شریف ساتھ تھا [illegible]
اوسی سے توسل کیا اللہ تعالی کی مہربانی سے بچ گئے اور [illegible] واقعوں نے کرامت
شمار کیا اسی طرح اپنی اور اپنے بزرگوں کی بہت سے حکایتیں بیان کیں اور آخر
میں لکھا کہ منافع مثال مبارک کی مشہور ہیں اور خواص اوسکی ادا سے ظاہر
اور حکایتیں بزرگان دین والوں سے بہت ہیں اور مثال شریف سے توسل [illegible]
رہا جناب احمد مقری کی شان [illegible] تمام ہوا خلاصہ فتح المتعال کا علاوہ
حضرت شیخ فاسی مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات میں لکھا ہے کہ [illegible]
مبارکہ اور قبور متبرکہ کی صفت لکھی شیخ تاج الدین فاکہانی کی تصنیف اور مناقب سے
کہ کتاب فجر منیر میں اور نعلوں کی بھی لکھا ہے اوسکی فائدہ ان میں ہے کہ جسکو زیارت روضہ
مقدسہ کی ممکن نہو مثال کی زیارت کرے اور شوق سے دیکھے اور [illegible]
اور محبت بڑھا۔ حق ملا علی نے آنحضرت صلعم کی کفش کی مثال کو عالم کیا [illegible] کفش مبارک
کی اور اوسکا احترام کیا اور خواص [illegible] کا ذکر کیا اور تجربہ لکھی گئی اور اوسی پر
رسالہ لکھی اور مسند میں روایت ایک [illegible] اجازت دی اور مثال کی اور صاحب
میں قصیدہ لکھی خاتمہ یا رسول اللہ آپ پر درود و سلام بے نہایت [illegible]
جانب میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالی سے شفاعت فرمائیں اور میری آس
[illegible] کچھ لیا ہوں کہ آپ سے عرض مناجات کی وقت [illegible] اسی رسالہ

کو بیچی آگی جو کہا جب یا کہ شیخ شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ نی قصیدہ ہمزیہ لو بیچی

کیا اوسکی آخر میں یہ لکھا و ثنائی قدمتہ بین یدی نجوای فقدم بکن لدیہا نزاز

یعنی اس شرح او بیچے سوال کرنیکی آگی کہا اسد صلعم کہ بیرک سانجون صلعم کو پیش کردہ

شیخ ابن حجر نی شرح میں لکھا ہی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم بجالانیکی واسطی فرمایا ہی اذا نا

جیتم الرسول فقدموا بین یدی نجواکم صدقۃ یعنی جب مناجات و سوال کرو رسول

سی تو آگی سوال کی آگی کچھ صدقہ تھہ یہ حکم پہلی واجب تہا پہر منسوخ ہو گیا وجوب

کی منسوخ ہونی سی [illegible] کا منسوخ ہوا لازم نہیں ہوتا اسی واسطی مسنون ہی

چہار [illegible] آنحضرت صلعم کی زیارت [illegible] یہ کہ زیارت سی آگی صدقہ پیش کری اوجالا

[illegible] سمجھا [illegible] نہیں اسکا سبکی باقی رہنی کی اسی سبب غدر کیا

قال [illegible] فتح مکہ کا اور [illegible] ظاہر ہو گیا حال اور حکم اوسکا کہ

فاتحہ و یاسین پڑہنا وغیرہ آگی رکھ لیتی ہیں تمام ہوا جو مقصود تہا الحمد للہ رب

العالمین والصلوۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین تمام شد